احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 5 اکتوبر 2001ء

روزنامہ
ٹیلی فون نمبر 213029
C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

جمعہ 5 اکتوبر 2001ء، 17 رجب 1422 ہجری - 5 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 227

توبہ و استغفار

حضرت ابن عمرؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ ایک مجلس میں سو دفعہ یہ استغفار کرتے تھے رب اغفرلی و تب علی انك انت التواب الرحیم اے اللہ مجھے بخش دے اور فضل کے ساتھ میری طرف توجہ فرما- تو بہت ہی توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے-

(سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الاستغفار حدیث 1295)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

یہ بھی یاد رکھو کہ خداتعالیٰ کی نظر جذرِؔ قلب تک پہنچتی ہے۔ پس وہ زبانی باتوں سے خوش نہیں ہوتا۔ زبان سے کلمہ پڑھنا یا استغفار کرنا انسان کو کیا فائدہ پہنچا سکتا ہے۔ جب وہ دل و جان سے کلمہ یا استغفار نہ پڑھے۔ بعض لوگ زبان سے استغفراللہ کرتے جاتے ہیں مگر نہیں سمجھتے کہ اس سے کیا مراد ہے۔ مطلب تو یہ ہے کہ پچھلے گناہوں کی معافی خلوص دل سے چاہی جائے اور آئندہ کے لئے گناہوں سے باز رہنے کا عہد باندھا جائے اور ساتھ ہی اس کے فضل و امداد کی درخواست کی جائے۔ اگر اس حقیقت کے ساتھ استغفار نہیں ہے تو وہ استغفار کسی کام کا نہیں۔ انسان کی خوبی اسی میں ہے کہ وہ عذاب آنے سے پہلے اس کے حضور میں جھک جائے اور اس کا امن مانگتا رہے۔ عذاب آنے پر گڑگڑانا اور وَرِقناً وَرِقناً پکارنا تو سب قوموں میں یکساں ہے۔ ایسے وقت میں جبکہ خدا کا عذاب چاروں طرف سے محاصرہ کئے ہوئے ہو ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک چوہڑا بھی اس وقت پکار اٹھتا ہے کہ الٰہی ہمیں بچائیو۔ اگر مومن بھی ایسا کرے تو پھر اس میں اور غیروں میں فرق کیا ہوا۔ مومن کی شان تو یہ ہے کہ وہ عذاب آنے سے قبل خداتعالیٰ کے کلام پر ایمان لاکر خداتعالیٰ کے حضور گڑگڑائے۔

اس نکتہ کو خوب یاد رکھو مومن وہی ہے جو عذاب آنے سے پہلے کلام الٰہی پر یقین کرکے عذاب کو وارد سمجھے اور اپنے بچاؤ کے لئے دعا کرے۔ دیکھو ایک آدمی جو توبہ کرتا ہے دعا میں لگا رہتا ہے تو وہ صرف اپنے پر نہیں بلکہ اپنے بال بچوں پر اپنے قریبیوں پر رحم کرتا ہے۔ کہ وہ سب ایک کے لئے بچائے جا سکتے ہیں۔ ایسا ہی جو غفلت کرتا ہے تو نہ صرف اپنے لئے بُرا کرتا ہے بلکہ اپنے تمام کنبے کا بدخواہ ہے۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 271-272)

ؔ جذر - جڑ

نصرت جہاں انٹر کالج کا شاندار نتیجہ

امسال بھی نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کا انٹرمیڈیٹ کا نتیجہ حسب سابق انتہائی شاندار رہا- کل 82 طلباء امتحان میں شامل ہوئے جن میں سے 39 طلباء فرسٹ ڈویژن، 29 طلباء سیکنڈ ڈویژن اور صرف 3 تھرڈ ڈویژن میں کامیاب ہوئے- ریاضی میں کچھ طلباء کی کمپارٹمنٹ کی وجہ سے کامیابی کا تناسب 83.3 فیصد رہا جبکہ فیصل آباد بورڈ کا مجموعی نتیجہ 51.5 فیصد رہا- ہمارا کوئی طالب علم فیل نہیں ہوا اور اکیڈمی کا نتیجہ فیصل آباد بورڈ سے الحاق شدہ 114 کالجوں کے نتائج میں سے چار بہترین نتائج میں شامل ہے- پری انجینئرنگ گروپ کا نتیجہ 97.6 فیصد رہا- 8 طلباء نے 800 سے زائد نمبر حاصل کئے- عزیزم عطاء الغیور ابن محترم بشارت احمد صاحب نے 883 نمبر حاصل کرکے پہلی پوزیشن حاصل کی اور پورے بورڈ کے +A گریڈ لینے والے 13 طلباء میں شامل ہوئے- عزیزم لقمان احمد شاہد ابن مکرم ریاض احمد صاحب نے 841 نمبر حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی- پری میڈیکل گروپ کا نتیجہ 85.7 فیصد رہا- عزیزم فرحان احمد باجوہ ابن محترم ڈاکٹر وسیم احمد صاحب باجوہ نے 834 نمبر حاصل کرکے پہلی اور عزیزم اورنگ زیب علوی ابن محترم انور ندیم علوی صاحب نے 798 نمبر حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی- آرٹس گروپ میں عزیزم انصر احمد طاہر ابن محترم حافظ مظفر احمد صاحب نے 808 نمبر حاصل کرکے پہلی پوزیشن اور عزیزم تصویر الرحمٰن ابن محترم خلیل محمد خاں صاحب نے 788 نمبر حاصل کرکے دوسری پوزیشن حاصل کی-

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس نتیجہ کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے اور یہ نتیجہ آنے والے مزید اعلیٰ نتائج کا پیش خیمہ ہو- (پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

ڈینٹل سرجن کی آمد

مورخہ 7-10-2001 بروز اتوار مکرم ڈاکٹر سلیم الدین اختر صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب پرچی سے رابطہ کریں-

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

اللہ تعالیٰ کی مدد کے حصول کا بہترین ذریعہ استغفار ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

جب اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں (-) اور ۔ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ایک اللہ تعالیٰ کی تسبیح
لوگ کثرت سے صداقت کو قبول کرنے لگیں تو کرنا کہ وہ سچے وعدوں والا ہے۔ اس نے اپنے
اس وقت مومنین مخلصین کی جماعت پر دو ذمہ وعدوں کو سچا کر دکھایا اور اپنی بشارتوں کو پورا کیا

اور وہ اس طرح پر کہ ہمارے ساتھ جو اس کا حسن سلوک ہے وہ اس ابدی صداقت کا ایک نشان بن گیا جو اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ ہمارے پیدا کرنے والے رب یعنی خالق واحد و یگانہ میں کوئی کمزوری اور ضعف نہیں ہے وہ قادر مطلق ہے اور ہر قوت اور طاقت کا سرچشمہ ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ گو اس کثرت سے

باقی صفحہ 8 پر

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

ایم ٹی اے کی ویب سائٹ

ایم ٹی اے کے پروگرامز انٹرنیٹ کی سائٹ www.alislam.org پر دیکھے جاسکتے ہیں۔ نیز www.ahmadiyyah.com پر بھی پروگرامز اور مختلف مفید معلومات موجود ہیں۔ احباب ان سے بھی استفادہ کرسکتے ہیں۔

کامل علم کا ذریعہ

حضرت مسیح موعودفرماتے ہیں:

’’......وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دعا سے اٹھے گا میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف (دین) ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔‘‘

(اسلامی اصول کی فلاسفی‘ روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 442-443)

جمعرات 11 اکتوبر 2001ء

12-20 a.m	اطفال کی حضور سے ملاقات
1-20 a.m	ترجمۃ القرآن کلاس
2-25 a.m	جلسہ سالانہ جرمنی (ریکارڈنگ)
4-30 a.m	اردو اسباق نمبر 66
5-05a.m	تلاوت۔خبریں۔درس ملفوظات
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-25 a.m	ہنر
6-55 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
8-00 a.m	آئینہ
8-25 a.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
9-30 a.m	چائنیز سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔تاریخ احمدیت
12-00 p.m	سندھی پروگرام
1-00 p.m	آئینہ
1-25 p.m	دستاویزی پروگرام
2-00 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
4-00 p.m	چلڈرنز کارنر
4-30 p.m	چائنیز سیکھئے
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-35 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	حضور کی مجلس سوال وجواب
8-00 p.m	ہومیوپیتھی کلاس
9-05 p.m	چلڈرنز کارنر
9-35 p.m	چائنیز سیکھئے
10-05 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت۔
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام
11-55 p.m	اردو کلاس

جمعہ 12 اکتوبر 2001ء

12-55 a.m	دستاویزی پروگرام
1-30 a.m	مجلس سوال وجواب (انگلش)
2-35 a.m	تقریر
3-00 a.m	ہومیوپیتھی کلاس
4-05 a.m	آئینہ
4-30 a.m	چائنیز سیکھئے
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
5-35a.m	چلڈرنز کلاس
6-35 a.m	مجلس عرفان
7-35 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
8-35 a.m	سفر ہم نے کیا
8-50 a.m	لجنہ میگزین
9-40 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
11-45 a.m	سرائیکی پروگرام
12-40 p.m	ایم ٹی اے سپورٹس (بیڈمنٹن)
1-45 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین سروس
3-30 p.m	بنگالی پروگرام
4-00 p.m	سیرۃ النبیؐ
4-45p.m	درود شریف
5-00 p.m	خطبہ جمعہ
6-05 p.m	تلاوت۔درس ملفوظات۔خبریں
6-40 p.m	مجلس عرفان
7-40 p.m	سفر ہم نے کیا
7-55 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

ہفتہ 13 اکتوبر 2001ء

12-00 a.m	اردو کلاس
1-15 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
2-15 a.m	سفر ہم نے کیا
2-30 a.m	مجلس عرفان
3-25 a.m	لجنہ میگزین
4-00 a.m	ایم ٹی اے سپورٹس (کبڈی)
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-15 a.m	کہکشاں
6-40 a.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
7-40 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-20 a.m	جرمن ملاقات
9-20 a.m	اردو اسباق
9-55 a.m	لقاء مع العرب
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔درس حدیث
11-55 a.m	ایم ٹی اے ماریشس
12-45 p.m	تبرکات: مولانا عبدالمالک خاں صاحب کی تقریر
1-35 p.m	سفر ہم نے کیا
2-05 p.m	لقاء مع العرب
3-05 p.m	انڈونیشین سروس
4-05 p.m	اردو اسباق
4-40 p.m	چلڈرنز کارنر
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
6-35 p.m	جرمن ملاقات
7-35 p.m	کمپیوٹر سب کے لئے
8-0 5p.m	کوئز: خطبات امام
8-55 p.m	چلڈرنز کلاس
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-10 p.m	فرانسیسی پروگرام

اتوار 14 اکتوبر 2001ء

12-00 a.m	لقاء مع العرب
1-00 a.m	عربی پروگرام
1-30 a.m	جرمن ملاقات
2-30 a.m	کمپیوٹر سب کے لئے
3-00 a.m	چلڈرنز کلاس
4-00 a.m	کوئز: خطبات امام
4-25 a.m	اردو اسباق
5-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
5-55 a.m	چلڈرنز کارنر
6-35 a.m	درس القرآن نمبر 14
8-00 a.m	ہماری کائنات
8-20 a.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
9-20 a.m	فرانسیسی سیکھئے
10-00 a.m	اردو کلاس
11-05 a.m	تلاوت۔خبریں۔سیرۃ النبیؐ
12-00 p.m	درس القرآن نمبر 14
1-30 p.m	چائنیز پروگرام
1-55 p.m	اردو کلاس
3-00 p.m	انڈونیشین پروگرام
3-55 p.m	چلڈرنز کلاس
5-05 p.m	تلاوت۔خبریں
5-40 p.m	بنگالی سروس
6-40 p.m	ینگ لجنہ اور ناصرات سے ملاقات
7-30 p.m	ہماری کائنات
8-00 p.m	خطبہ جمعہ (ریکارڈنگ)
9-00 p.m	چلڈرنز کارنر
9-20 p.m	فرانسیسی پروگرام
9-55 p.m	جرمن سروس
11-05 p.m	تلاوت
11-15 p.m	انگلش پروگرام

پبلشر آغا سیف اللہ‘ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

2000ء میں پاکستان کے

بہترین یونیورسٹی ٹیچر - مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب

متعدد جماعتی تعمیرات میں اہم خدمات انجام دینے کا موقع ملا

ملکی اور عالمی سطح پر شاندار کارکردگی - بین الاقوامی اداروں کی صدارت

انٹرویو: یوسف سہیل شوق صاحب

خدا تعالیٰ کا بے حد فضل واحسان ہے کہ ملکی سطح پر اور عالمی سطح پر علم اور تعلیم کے میدان میں اپنے وعدوں کے مطابق وہ احمدی نوجوانوں کو شاندار کامیابیاں عطا کرتا رہتا ہے۔ آئے دن تعلیمی میدانوں میں احمدی طلباء نمایاں پوزیشنیں حاصل کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس سال پاکستان کے اعلیٰ ترین تعلیمی انتظامی ادارے یعنی یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پاکستان کی تمام 22 یونیورسٹیوں میں بہترین ٹیچر کا ایوارڈ دینے کا اعلان کیا چنانچہ اس کے پہلے مقابلے میں پاکستان کی تمام یونیورسٹیوں کے ہزاروں اساتذہ میں سے جو استاد سب سے بہترین ٹیچر قرار پائے وہ مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب آف انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور صدر شعبہ آرکیٹکچر تھے۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے ایک مخلص اور خدمت گزار احمدی ہیں اور جماعتی خدمات میں نمایاں رہتے ہیں۔ یہ ایک غیر معمولی اعزاز تھا جس کی تفاصیل جاننے کے لئے ادارہ الفضل نے ڈاکٹر صاحب موصوف کے ساتھ ایک انٹرویو کا اہتمام کیا جس کی تفاصیل پیش خدمت ہیں۔

درمیانہ قد، سانولا رنگ، متناسب جسم، روشن چمکدار اور متجسس آنکھوں والے ڈاکٹر محمود حسین صاحب گزشتہ سال بھر خلافت لائبریری کے اطراف میں تیزی سے چلتے پھرتے نظر آتے رہے۔ وہ خلافت لائبریری کی حالیہ توسیع کے نگران کے طور پر عموماً اتوار کے روز لاہور سے ربوہ آتے رہتے اور تعمیراتی نگرانی کرتے رہتے۔ ہم نے ان سے دریافت کیا کہ یہ ایک نیا ایوارڈ ہے جو حکومت کی طرف سے جاری کیا گیا ہے۔ براہ کرم اس کی تفاصیل سے آگاہ کریں۔

اس انعام کے معیارات

ڈاکٹر صاحب نے فرمایا یہ انعام دینے کا سلسلہ وفاقی حکومت کے اعلیٰ ترین تعلیمی انتظامی ادارے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن نے پاکستان میں پہلی بار شروع کیا ہے۔ اس کے لئے یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے ایک بہت سخت اور تفصیلی معیار بنایا۔

اس میں ٹیچنگ، انتظامی ڈیوٹیاں، ریسرچ اور ریسرچ پبلیکیشنز، انٹرنیشنل کانفرنسیں جن میں شرکت کی۔ کتابیں اگر لکھی ہوں۔ کتنے طلباء کو ایم ایس سی اور پی ایچ ڈی کرانے کی نگرانی کی وغیرہ۔ یہ سارا پرفارما بنا کر ایک ہائی لیول کمیٹی تشکیل دی گئی۔ جس میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن اور وفاقی حکومت کے اعلیٰ ترین ماہرین تعلیم شامل تھے۔ اس کے سربراہ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے سربراہ خود تھے یہ پرفارما یونیورسٹیوں کو بھجوایا گیا۔ یہ اکتوبر 2000ء کی بات ہے۔ اس کے بعد یونیورسٹیوں سے نامزدگیاں طلب کی گئیں۔ چنانچہ یونیورسٹیوں نے نام بھجوائے پھر ان ناموں اور ان کے کوائف کو اس کمیٹی نے جانچا اور فروری 2001ء میں سال گزشتہ یعنی 2000ء کے بہترین یونیورسٹی ٹیچر کے ایوارڈ کا اعلان کیا گیا۔ اس کی انعامی تقریب 27 فروری کو اسلام آباد میں منعقد ہوئی۔ انعام تو وزیر تعلیم نے دینا تھا مگر وہ نہ آسکیں چنانچہ انکی نمائندگی میں یونیورسٹی گرانٹس کمیشن کے سربراہ نے انعام دیا۔ اس میں ایک سرٹیفکیٹ آف میرٹ اور 40 ہزار روپے نقد شامل تھے۔

ڈاکٹر محمود حسین صاحب کی شاندار کارکردگی

ہم نے دریافت کیا کہ براہ کرم ہمیں بتائیں کہ آپ کے وہ کون کونسے کوائف تھے جن کی بناء پر آپ کو پاکستان کی یونیورسٹیوں کے بہترین ٹیچر کا اعزاز ملا۔ اس کے جواب میں محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے جو تفاصیل بیان کیں وہ یقیناً لائق صد رشک اور لائق تقلید ہیں اور اس سے یہ بات بھی ابھر کر سامنے آتی ہے کہ پاکستان کے اس لائق اور ذہین استاد نے مادی منافع کے حصول کیلئے کسی بین الاقوامی یونیورسٹی کا رخ نہیں کیا بلکہ تین دہائیوں سے زائد عرصہ سے وہ وطن عزیز کی خدمات بجالا رہے ہیں۔ لیجئے ملاحظہ کیجئے۔ محترم ڈاکٹر صاحب موصوف کی شاندار اور اعلیٰ کارکردگی کی چند جھلکیاں جن کی بناء پر آپ کو یہ ایوارڈ ملا۔

ریسرچ پبلیکیشنز، کتب، کانفرنسیں

بین الاقوامی علمی جرائد میں آپ کی ریسرچ پبلیکیشنز کی تعداد 30 کے قریب ہے جن میں سے 16 انٹرنیشنل جرنلز ہیں۔ اس کے علاوہ آپ نے 20 کے قریب انٹرنیشنل کانفرنسیں اٹینڈ کی ہیں تین کتابیں لکھی ہیں۔ دو کتب ایک ریسرچ پروگرام کے حصہ کے طور پر اس کے علاوہ بھی لکھی ہیں۔ یہ ریسرچ پروگرام Smithsonian Institution Washington USA Colorado University USA سے مل کر کی گئی۔ اس کا عنوان تھا ہسٹاریکل جیوگرافی آف مغل گارڈنز۔ یہ 6 سال کا پراجیکٹ تھا۔ اس کے تحت دو انٹرنیشنل سیمینار ایک واشنگٹن اور دوسرا لاہور میں منعقد کیا گیا۔ اس کے تحت دو کتب پاکستان سے اور ایک واشنگٹن سے شائع کی گئی۔

دو کتابوں کو ایوارڈ

ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ ان کی لکھی ہوئی دو کتابوں کو ایوارڈ ملا۔ 1997ء میں حکومت پاکستان کی منسٹری آف کلچر اینڈ ٹورزم نے آپ کی کتاب The Mughal Garden: Conservations, Interpretations کو 1996ء کی بہترین مطبوعہ کتاب کا ایوارڈ دیا۔

دوسری کتاب کو مئی 2001ء میں اسلامی کانفرنس کی تنظیم کے ادارے آرگنائزیشن آف اسلامک کیپیٹلز اینڈ سٹیز OICC نے جن کا دارالحکومت سعودی عرب میں ہے۔ اپنے پانچویں سالانہ اجلاس میں دوسرا انعام دیا۔ اس ایوارڈ کو سیکنڈ OICC ایوارڈ ان فیلڈ آف ٹاؤن پلاننگ کہا گیا۔ یہ کتاب صرف آرکیٹکچر اور ٹاؤن پلاننگ سے متعلق ہے۔

یہ ایوارڈ 15 مئی 2001ء کو اسلامی سربراہ کانفرنس کے اجلاس منعقدہ قاہرہ میں وزیراعظم مصر نے دیا۔ اس کے ساتھ ایک شیلڈ اور ایک سرٹیفکیٹ آف میرٹ دیا گیا۔ یاد رہے کہ اسلامی کانفرنس میں چوالیس پینتالیس کے قریب اسلامی ممالک شامل ہیں۔

ایک اہم عہدہ

اس کے علاوہ محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب کو جن اہم خدمات کے بجالانے کا موقع ملا وہ یہ ہیں۔ آپ چیئرمین آف آرکیٹیکٹس ایجوکیشن بورڈ 1990 تا 1994ء رہے۔ یہ آرکیٹیکٹس کی ریجنل کانفرنس برائے ایشیا ہے۔ اس میں 13 ممالک شامل ہیں۔ جن میں انڈونیشیا چین جاپان فلپائن پاکستان انڈیا بنگلہ دیش اور سارک کے ممالک شامل ہیں۔ ابتداء میں یہ سارک کی ذیلی تنظیم تھی مگر بعد ازاں اس کا دائرہ وسیع کر کے سارک کے علاوہ ساؤتھ ایسٹ ایشیا کے ممالک کو بھی شامل کر لیا گیا جس سے اس ادارے کی ساکھ مستحکم ہوگئی۔

انجینئرنگ یونیورسٹی کی خدمات

محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب عرصہ 33 سال سے انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے وابستہ ہیں۔ وائس چانسلر کے علاوہ تقریباً تمام اہم عہدوں پر مختلف اوقات میں کام کر چکے ہیں۔ اس وقت آپ ڈین فیکلٹی آف آرکیٹکچر اینڈ ٹاؤن پلاننگ ہیں ممبر اکیڈیمک کونسل۔ ممبر سینڈیکیٹ۔ ممبر سینٹ۔ ممبر سلیکشن بورڈ۔ ممبر ایڈوانس اینڈ ریسرچ بورڈ رہے۔ یونیورسٹی میں پہلے اساتذہ کا اعلیٰ ترین گریڈ 20 تک ہوتا تھا۔ چنانچہ جن آٹھ سینئر پروفیسر صاحبان کو گریڈ 21 ملا ان میں آپ بھی شامل تھے۔

بحیثیت استاد

محترم ڈاکٹر صاحب سے ہم نے سوال کیا بطور استاد آپ طلباء سے کس طرح سلوک کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے کہا کہ جہاں تک ٹیکنیکل یونیورسٹیز کا تعلق ہے یہاں پر طلباء 5 سال کیلئے رہتے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ قریباً ایک فیملی کی طرح ہو جاتے ہیں۔ ہر طالب علم کا نام، چہرہ، فیملی بیک گراؤنڈ، نصابی وغیر نصابی سرگرمیوں میں دلچسپی کا پتہ چل جاتا ہے۔ استاد کو یہ سب پتہ ہونا چاہئے۔ استاد کو یہ بھی علم ہونا چاہئے کہ طالب علم یونیورسٹی سے باہر کیا کرتا ہے۔ اس سے بیرون یونیورسٹی پرابلم حل کرنے میں مدد مل جاتی ہے۔ اس طرح سے استاد اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ نہ صرف سٹڈیز میں بلکہ دیگر لیکچرز اور ٹیوٹوریل دلچسپیوں میں بھی طالب علم کی مدد کر سکتا ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں انہی اصولوں پر طلباء سے رابطہ رکھتا ہوں۔ اس کے علاوہ اہم بات یہ بھی ہے کہ طلباء کے بہت سے ذاتی مسائل بھی ہوتے ہیں۔ استاد کا یہ بھی کام ہے کہ وہ ممکنہ حد تک ان کو بھی حل کرے تاکہ طالب علم یکسوئی سے پڑھائی پر توجہ دے سکے۔ ان میں مالی مسائل ہوتے ہیں۔ کئی طلباء کے والدین اخراجات

برداشت نہیں کر سکتے - اس صورت حال میں یونیورسٹی کے اندر بہت سے ادارے ہیں حکومتی ادارے ہیں، رضا کار تنظیمیں ہیں ان سے طلباء کو مدد دلوائی جا سکتی ہے طلباء کو ایسے اداروں کا پتہ نہیں ہوتا - میں ایسے طلباء کی ہمیشہ مدد کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور اسے اپنی ذمہ داریوں کا لازمی حصہ سمجھ کر طلباء کے مسائل حل کرنے میں دلچسپی لیتا ہوں - بعض طلباء کو کسی پرائیویٹ جگہ کام دلوانا ہوتا ہے ان کی مدد کرتا ہوں میں کوشش کرتا ہوں کہ طالب علم کا مجھ سے ایسا تعلق ہو کہ وہ بے تکلفی سے میرے پاس آئے اور مجھ سے اپنے مسائل پر گفتگو کرے تا کہ ان کے مسائل کو حل کیا جاسکے -

سٹوڈنٹس سے توقع

ڈاکٹر صاحب سے ہم نے سوال کیا کہ اتنی خدمات کے جواب میں آپ طلباء سے کیا توقع کرتے ہیں -

ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میری تو ایک ہی توقع ہوتی ہے کہ طالب علم اپنا علم بڑھائیں - لائبریریوں میں جائیں - صرف لیکچرز پر انحصار نہ کریں - میرے خیال میں طالب علم جتنا وقت یونیورسٹی میں پڑھتا ہے اتنا ہی وقت اسے یونیورسٹی کے باہر بھی پڑھائی کیلئے دینا چاہئے یعنی پانچ چھ گھنٹے یونیورسٹی کا وقت ختم ہونے کے بعد پڑھائی میں ضرور صرف کرنا چاہئے -

احترام کم ہوتا جا رہا ہے

ہم نے ڈاکٹر صاحب سے ایک نازک سوال کیا - کیا طلباء اور اساتذہ کے درمیان احترام کا رشتہ کم نہیں ہوتا جا رہا؟ ڈاکٹر صاحب کے ماتھے پر شکنیں ابھر آئیں - انہوں نے چند منٹ خلا میں دیکھا جیسے اپنے خیالات کو مجتمع کر رہے ہوں - پھر وہ بولے - ہاں یہ بات صحیح ہے کہ اساتذہ اور طلباء میں احترام کا عنصر کم سے کم ہوتا جا رہا ہے - اس کی بہت سی وجوہات ہیں - معاشرے میں ٹیچرز کا سماجی مرتبہ و مقام جسے Status کہا جاتا ہے وہ اب وہ نہیں رہا جو تیس چالیس سال پہلے تھا - ممکن ہے اس میں ٹیچرز کا بھی قصور ہو لیکن اس میں معاشرہ زیادہ قصور وار ہے - طالب علم اب بھی ٹیچر کی صلاحیتوں پر انحصار کرتا ہے اگر طالب علم کو پتہ ہو کہ اسے اپنے ٹیچر سے کام کی بات اور کام کی چیز ملے گی تو وہ اب بھی ٹیچر کی عزت کرتا ہے -

ٹیچر کے کردار کا ذکر کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب موصوف نے کہا کہ میں نے کبھی سگریٹ نہیں پیا - اس کا نتیجہ یہ ہے کہ میرے سامنے کوئی سٹوڈنٹ سگریٹ نہیں پیتا - اگر اتفاقاً کبھی ایسا ہو جائے تو طالب علم مجھے دیکھتے ہی سگریٹ پھینک دیتا ہے - پہلے جو طالب علم میرے سامنے سگریٹ پیتا تھا - میں اس سے سگریٹ لے کر پھینک دیا کرتا تھا اب ایسا نہیں ہوتا - اب ظاہر ہے کہ جو اساتذہ خود سگریٹ پیتے ہوں گے وہ طلباء کے دل میں کم از کم اس اعتبار سے احترام کا رشتہ قائم نہیں کر سکتے -

کوئی ناگوار واقعہ

یونیورسٹی سے پڑھے ہوئے طلباء اور اساتذہ جانتے ہیں کہ بہت سے طلباء بدقسمتی سے آئے دن اساتذہ کے ساتھ بدتمیزی کرتے رہتے ہیں - ہم نے ڈرتے ڈرتے ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال بھی کر دیا کہ اتنی طویل بطور استاد زندگی کے آپ کے ساتھ بھی کوئی ناگوار واقعات طلباء کی بدتمیزی کے پیش آئے ہوں گے؟ -

محترم ڈاکٹر صاحب اعتماد سے مسکرائے اور کہا طلباء بہت بڑھ چڑھ کر بدتمیزیاں کرتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے میری طویل معلمانہ زندگی میں ایسا کبھی نہیں ہوا! صرف ایک بار ایسا ہونے لگا تھا - وہ 1974ء کے دن تھے جب جماعت احمدیہ کے خلاف ملک گیر ہنگامے ہو رہے تھے - میں اپنے کمرے میں تھا کہ بعض طلباء نے جو ہمارے ڈیپارٹمنٹ کے نہیں تھے اور محض شر اور فساد کی نیت سے آئے تھے میرے کمرے میں آ کر بدتمیزی کرنے کی کوشش کی - لیکن ہمارے شعبہ کے طلباء فوراً ہی پہنچ گئے اور انہوں نے ان طلباء کو ایسا کرنے سے روک دیا - اس ایک واقعہ کے علاوہ جو عملاً ہوا بھی نہیں بطور استاد میری زندگی میں طلباء کی طرف سے کوئی ناگوار صورت حال پیدا نہیں ہوئی -

جماعتی خدمات

محترم ڈاکٹر محمود حسین صاحب کو لمبا عرصہ جماعتی تعمیرات کے میدان میں خدمات بجالانے کی توفیق ملتی رہی ہے - اس کی کچھ تفصیل یوں ہے -

جدید پریس کا سارا ڈیزائن اور نقشہ تہہ خانہ اور عمارت کا ڈیزائن بنایا - پھر اس کی تعمیر کی نگرانی کی -

ڈاکٹر صاحب کو یاد آیا' اس سے بھی پہلے خلافت لائبریری کا نقشہ بنایا - پھر پریس کو بنایا - اس کے علاوہ تحریک جدید کا بڑا گیسٹ ہاؤس' دفاتر انصار اللہ اور وقف جدید کے گیسٹ ہاؤسز' فضل عمر ہسپتال ربوہ کے آپریشن تھیٹر کی ری ماڈلنگ - ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ بیت الاقصیٰ جب بنی تھی اس وقت بیت کی تعمیر میں میں نے بطور سٹوڈنٹ مکرم چوہدری عبدالرشید صاحب سے مل کر تعمیراتی مراحل میں خدمات انجام دیں -

حال کی تازہ خدمات میں بیت المہدی کی نئی ڈیزائننگ دفتر صدر عمومی کے ہال کی تعمیر اور تازہ ترین خلافت لائبریری کی توسیع کا کام - اس کے علاوہ بھی بعض اہم خدمات مکرم ڈاکٹر صاحب کے سپرد ہیں -

لاہور میں دارالذکر کی تعمیر کے مختلف مراحل میں خدمات بجالاتے رہے - اس میں ساری بیسمنٹ کی تعمیر اور اب مزید تعمیراتی خدمات شامل ہیں -

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی محبت اور شفقت

مکرم ڈاکٹر محمود حسین صاحب نے بتایا کہ ان کو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ سے قریبی تعلق رہا - دو تین دفعہ حضور کے ساتھ کھانا کھانے کا شرف حاصل ہوا - ڈاکٹر صاحب کہنے لگے اس وقت میں تو کم عمر تھا محفل میں بڑے بڑے بزرگ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب' کرنل عطاء اللہ صاحب' حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب وغیرہ ہوتے تھے - میں تو سہم کر بیٹھا رہتا تھا -

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی شفقت کا عجیب انداز تھا - جدید پریس کی تعمیر کے دوران کسی نے میرے بارے میں حضور سے شکایت کر دی - حضور نے اپنے گھر میں صبح صبح بلا لیا - حضور نے پاجامہ اور کرتہ زیب تن کر رکھا تھا - سر سے ننگے تھے بالکل گھریلو ماحول تھا - دونوں فریقوں کو بلایا ہوا تھا - ساری باتیں سنیں - کوئی خاص رد عمل حضور نے ظاہر نہ فرمایا - انفارمل سی گفتگو کا انداز تھا - محفل برخاست ہو گئی لوگ نکلنے لگے - میں بھی جانے لگا تو حضور نے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا میں رک گیا فرمانے لگے آپ بالکل ٹھیک کر رہے ہیں - ان کی باتیں سن لیا کریں - مگر کریں وہی جو آپ چاہیں - حضور بہت ہی شفقت فرماتے تھے -

حضرت خلیفہ رابع کی شفقت

محترم ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ سے بہت تعلق رہا خلافت سے قبل حضور کی سبز رنگ کی کار میں بہت سیر کی - حضور خود ڈرائیو کرتے تھے - ربوہ اور ارد گرد اپنے فارم پر لیجاتے تھے - لاہور کا ایک واقعہ ہے کہ ہم نے احمدیہ انجینئرز اور آرکیٹکس ایسوسی ایشن کی میٹنگ پر حضور کو (خلافت سے پہلے) بلایا تھا - جمعہ کے بعد میٹنگ تھی - حضور نے اس کی صدارت کرنی تھی - میں اس وقت لاہور چیپٹر کا صدر تھا - جمعہ ہوا اور اُس کے بعد میٹنگ ہوئی جو شام ساڑھے چار بجے تک جاری رہی - جب میٹنگ ختم ہوئی تو حضور نے انکشاف کیا کہ میں تو سیدھا ربوہ سے آ رہا ہوں - میں نے تو دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا - ہم سب حیران بھی ہوئے اور پریشان بھی - مگر اصل بات یہ تھی کہ حضور نے دینی مصروفیات کے تمام عرصے میں اشارہ بھی نہیں ہونے دیا کہ حضور نے کھانا نہیں کھایا -

ذاتی حالات زندگی

آخر میں ہم نے ڈاکٹر صاحب سے عرض کیا کہ اپنی زندگی کے حالات بھی بیان کر دیں - ڈاکٹر صاحب نے بتایا کہ میں یکم جون 1943ء کو راولپنڈی میں پیدا ہوا - میرے والد محمد حسین صاحب آرمی میں تھے اور صوبیدار کے عہدے سے ریٹائر ہوئے - آپ محترم مولانا محمد اسماعیل منیر صاحب کے ماموں تھے -

پرائمری تعلیم کراچی میں حاصل کی - پھر لاہور میں اسلامیہ ہائی سکول چھاؤنی پھر اسلامیہ کالج ریلوے روڈ اور پھر ایف ایس سی کے بعد 1967ء میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور میں داخلہ لیا - 1975ء میں پی ایچ ڈی کیلئے انگلینڈ گیا - 1978ء میں واپسی ہوئی - پھر دو تین سال الفتح یونیورسٹی ٹرپولی لیبیا میں اور کچھ عرصہ یونیورسٹی آف مالٹا میں پڑھایا - 1988ء میں واپس آیا - اس سارے عرصے میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور سے میری وابستگی قائم رہی - 1989ء سے ہیڈ آف دی آرکیٹکچر ڈیپارٹمنٹ مقرر ہوا - مختلف بیرونی ممالک میں کانفرنسوں کے سلسلے میں جانے کا موقع ملا ان میں انڈونیشیا' سنگاپور' بنکاک' اردن' مصر' ہالینڈ' یوکے' ٹیونس اور امریکہ شامل ہیں -

انجینئرنگ میں کسی عہدے کو حاصل کرنے کیلئے کبھی اپروچ نہیں کیا - بہت سی تقرریاں گورنر کرتا ہے - کبھی کسی سطح پر عہدے کے پیچھے نہیں بھاگا - اللہ کی رحمت سے ہر عہدہ خود ہی مل جاتا رہا - یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے ہر میدان میں ترقی عطا فرمائی -

لیبیا کا ایک واقعہ

محترم ڈاکٹر صاحب نے اٹھتے اٹھتے ایک دلچسپ واقعہ سنایا انہوں نے کہا کہ جب میں لیبیا گیا تو میرے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی خبر پہنچ گئی تھی کہ ایک احمدی آ رہا ہے - اگرچہ یونیورسٹی میں ایک دو احمدی اور بھی تھے مگر مجھے ان کا کوئی پتہ نہ تھا - خیر میں یونیورسٹی گیا - ایک دو افراد نے پوچھا کہ آپ احمدی ہیں - میں نے بتایا کہ ہاں میں احمدی ہوں - دراصل میرے آنے سے پہلے ہی لوگوں نے شکایت کر رکھی تھی کہ ایک احمدی کو کیوں رکھا جا رہا ہے - بہر حال مجھے دو کمروں کا ایک فلیٹ ملا - جس میں تخت بیڈ والا ایک بستر تھا - شام کو آ کر میں اکیلا فلیٹ میں بیٹھ گیا - بے سروسامانی کا عالم تھا - کوئی واقف نہ تھا - شام کا کھانا ابھی کھانا تھا - پھر سونے کا مرحلہ تھا - بستر بھی کوئی نہ تھا - اندھیرا ہونے کو آ گیا - مغرب کی اذان ہو گئی میں نے سوچا بازار جا کر ڈبل روٹی وغیرہ لاتا ہوں - یہ سوچ ہی رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو دو افراد سامنے کھڑے تھے ایک داڑھی والے دوسرے بغیر داڑھی کے - انہوں نے بڑی محبت سے مصافحہ اور معانقہ کیا - ان کے ہاتھوں میں دو تھیلے تھے - انہوں نے مجھ سے تعارف حاصل کیا کہ کیا آپ لاہور سے آئے ہیں؟ آپ احمدی ہیں - پھر انہوں نے اپنا تعارف کروایا کہ ہم بھی احمدی ہیں - ہمیں آپ کے آنے کی خبر مل

باقی صفحہ 7 پر

مرتبہ: حنیف احمد محمود صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

پاکستانی بت

فاروق قیصر لکھتے ہیں:

بامیان شہر کے ان تاریخی مجسموں کا پس منظر بیان کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ہمارے ہاں بھی ان جیسے کئی بت ایسے ہیں جن پر توجہ دینی بنتی ہے۔ ان دیوہیکل بتوں میں سب سے بڑا بت رشوت کا بت ہے، جس کی ہمارا 90 فیصد معاشرہ پوجا کرتا ہے۔ دیگر بڑے بتوں میں سرکاری خورد برد، نااہلی، ناانصافی، فرقہ پرستی اور لاقانونیت کے بت ایسے ہیں کہ جن کے قصے ساری دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں اور جن کے بارے میں سن کر سیاح دور سے انہیں دیکھنے آتے ہیں اور ان عجائبات کو آنکھوں سے دیکھ کر کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔

چھوٹے بڑے یہ سارے بت کرپشن کے وسیع کیمپس میں آج بھی آویزاں ہیں۔ ان بتوں کو مسمار کرنے کے دعوے ہر آنے والی حکومت کرتی رہی، مگر کوئی بھی حکومت انہیں گرا نہ سکی۔ ان بتوں کو گرانا تو در کنار، سیاسی حکومتوں کے دور میں تو ان بتوں کی پرستش نہ صرف عروج پر رہی، بلکہ ان بتوں کے رکھوالے عوام سے دل کھول کر چڑھاوے بھی وصول کرتے رہے۔

کرپشن کے عجائب گھر میں محفوظ، کمیشن، ملاوٹ، ہیرا پھیری، دھوکہ دہی اور ذاتی مفاد کے میٹیریل سے بنے ہوئے پچاس سالہ پرانے ان بتوں کی حفاظت اور دیکھ بھال کا کام حکومت نے بہت سے سرکاری و نیم سرکاری محکموں کو سونپ رکھا ہے، جو انہیں بڑی دیدہ دلیری، مہارت اور خوش اسلوبی سے قائم و دائم رکھے ہوئے ہیں۔

(روزنامہ خبریں لاہور 11 مارچ 2001ء)

قرآن سے شادی

فوزیہ ظہور لکھتی ہیں:

یہ سفاک حقیقت بہت باخبر انسانوں کو عرصہ دراز سے معلوم تھی کہ پاکستان کے اندر کنواری مسلمان لڑکیوں کی شادی قرآن سے کر دی جاتی ہے یہ رسم بد زیادہ تر صوبہ سندھ میں مروج رہی ہے۔ عورت کے بنیادی انسانی حقوق پر اس ڈاکہ زنی سے باخبر رہنے کے باوجود پاکستان جیسے نظریاتی ملک کے اندر کسی مذہبی طبقے نے اس کے خلاف آواز اٹھانے کی تکلیف گوارا نہیں کی۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ عورتوں کی شادی کے شرعی حق کو پامال کرنے کے لئے بھی قرآن جیسی مقدس کتاب کو استعمال کیا جاتا ہے۔ بیٹی جب جوان ہو جاتی ہے تو وڈیرہ اور نام نہاد پیر ایک رسم ادا کرتے ہیں جو "حق بخشوانے کی رسم" کہلاتی ہے ہوتا یوں ہے کہ لڑکی کے بالغ ہونے پر وڈیرہ یا جاگیردار اپنی برادری کے چیدہ چیدہ افراد کو جمع کر کے انہیں اطلاع دیتا ہے کہ اس کی فلاں لڑکی اپنے نکاح کا حق قرآن سے نکاح پر فلاں روز بخشے گی۔ مقررہ تاریخ اور وقت پر لڑکی کو خوب ہار سنگھار کر کے سرخ عروسی جوڑا پہنایا جاتا ہے ہاتھوں میں مہندی لگائی جاتی ہے ڈھولک پر گیت گائے جاتے ہیں لڑکی کو گھونگھٹ نکال کر گردن جھکا کر بوڑھیوں کے جلوس اور سہیلیوں کے جھرمٹ میں بٹھایا جاتا ہے اس کے برابر ریشمی جزدان میں سجا ہوا قرآن رحل پر رکھا جاتا ہے اور عود اور کافور سلگایا جاتا ہے درباری ملا والدین کی موجودگی میں چند الٹے سیدھے جملے پڑھتا ہے اور بڑی بوڑھیاں قرآن اٹھا کر دلہن کی جھولی میں رکھ دیتی ہیں لڑکی قرآن اٹھا کر ہاتھ میں لیتی ہے اور اس کو بوسہ دیتی ہے پھر بڑی بوڑھیاں دلہن سے کہتی ہیں کہ وہ اقرار کرے کہ اس نے اپنا حق قرآن کو بخش دیا ہے اور اس طرح اکثر زبردستی کرایا جاتا ہے۔ لوگ اٹھ کر ظالم وڈیرے اور مظلوم دلہن کو مبارک باد دیتے ہیں۔ شور و غل برپا ہوتا ہے مہمانوں کی تواضع کی جاتی ہے اب چونکہ لڑکی اپنا حق قرآن کو بخش چکی ہوتی ہے اس طرح اس کی شادی کسی مرد سے حرام قرار دے دی جاتی ہے اور اس کو قرآن کی مار کا خوف دلایا جاتا ہے اگر تو نے شادی کا مطالبہ کیا تمہیں قرآن کی پھٹکار پڑے گی اور قرآن تمہاری دنیا اور آخرت دونوں کو بگاڑ دے گا۔

قرآن سے شادی اور شادی کے حق سے دستبرداری کے بعد یہ لڑکی "بی بی" بن جاتی ہے اور روحانیت کے درجے پر فائز ہو جاتی ہے۔ گاؤں کی عورتیں دم کرانے کے لئے اپنے بچوں کو اس کے پاس لانے لگتی ہیں اور نذرانہ اس کے قدموں میں نچھاور کرتی ہیں اس طرح وڈیرے اور نام نہاد گدی نشین کی جان وراثت کا حق دینے سے چھوٹ جاتی ہے اور جھوٹی آن بر قرار رہتی ہے۔ یہ "بی بی" ہمیشہ سفید لباس پہنتی ہے جو اس کے ارمانوں کا کفن بن کر جزو بدن بن جاتا ہے یہ زندہ درگور لڑکیاں جب جذبات سے مغلوب ہو کر ہسٹیریا کی مریض بن جاتی ہیں تو اسے روحانیت میں اعلیٰ درجے پر فائز ہونے سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ سندھ کے بڑے بڑے زمینداروں کی بڑی بڑی حویلیوں میں پیر صاحبان کی گدیوں میں چند خوف کے حامل اور انسانیت کی رمق رکھنے والوں کے علاوہ اکثر بیشتر حویلیاں اور گدیاں ان زندہ درگور بیٹیوں کے ارمانوں کی قبر نظر آئیں گی۔ اس ظالم رسم سے جہاں بے شمار لڑکیاں چلتی پھرتی لاشیں بن جاتی ہیں۔ وہاں بعض اوقات اس ناانصافی کے رد عمل میں برائیاں بھی جنم لیتی ہیں۔

قرآن سے شادی کے حوالے سے ایک ایسا واقعہ بھی تحریر کیا گیا ہے کہ ایک بدبخت نے اپنی بیٹی کی شادی قرآن سے کر دی۔ بیٹی قرآن سے نکاح پر حق سے دستبرداری کے وعدہ کا پاس نہ رکھ سکی اور اس کے ہاں اولاد ہو گئی۔ باپ اور بھائی اسے قتل کرنے کے لئے آئے تو اس لڑکی نے یہ کہہ کر ان کو لاجواب کر دیا کہ "تم نے میرا نکاح قرآن سے کروایا میرا شوہر قرآن ہے اس کی اولاد کو قتل کرو گے تو قرآن کے غیظ وغضب سے نہیں بچ سکو گے"۔ باپ اور بھائی قرآن کی مار سے خوفزدہ ہو گئے۔ انہوں نے سیانوں سے مشورہ کیا۔ زر خرید ملاؤں سے رابطہ کیا گیا جنہوں نے سال بھر کے نذرانوں اور وڈیرے کی خوشنودی کی خاطر من گھڑت دلائل اور منطق سے اس امر کو کرامت قرار دے کر لوگوں کی زبانیں بند کر دیں۔

قرآن سے نکاح اور اپنے فطری حق سے دستبرداری کا یہ معاملہ جبر اور خوف کی بنیاد پر ہوتا ہے ابتداء میں لڑکیاں ان دونوں کی وجہ سے فیصلہ تسلیم کر لیتی ہیں مگر پھر جب وہ ان بھٹیوں میں سلگ کر ذہنی اور جنسی آزمائشوں کا شکار ہوتی ہیں تو وہ پھر پھٹ پڑتی ہیں۔ قرآن کے حوالے سے عبدالتواب شیخ نے اپنی ایک رپورٹ میں ضلع نواب شاہ (سندھ) کے ایک بہت بڑے زمیندار کا واقعہ تحریر کیا ہے کہ جب اس کی زندگی کا پیمانہ لبریز ہونے لگا تو اس نے تمام عزیز و اقارب کو جمع کیا اور کہنے لگا کہ اب وقت جدائی ہے۔ مجھ سے جو خطائیں ہوئیں ان کو معاف کرو۔ تمام عزیز و اقارب نے معافی دے دی۔ ایک بیٹی جسے "بی بی" بنایا گیا تھا اس نے کہا "بابا" میں نے آپ کے تمام قصور معاف کر دیئے ہیں مگر ایک قصور کا میں روز حشر آپ سے حساب لوں گی۔ وہ ہے میرا قرآن سے نکاح اور حق زوجیت سے دستبرداری کا ظلم یہ میں کبھی معاف نہیں کروں گی اور نہ کر سکتی ہوں کیونکہ میں نے اس ظلم کی وجہ سے جو عذاب برداشت کئے ہیں وہ تمام عذابوں سے بھاری ہیں" والد نے خوب معافی تلافی کی" عزیز و اقارب نے دباؤ ڈالا مگر "بی بی" نہ مانی۔ وڈیرے کے مرنے کے بعد یہ "بی بی" پراسرار موت کا شکار ہو گئی۔

1994ء کے وسط میں امریکہ میں ایک کتاب شائع ہوئی اس کا نام "پرائس آف آنر" ہے۔ 363 صفحات پر محیط اس کتاب کو نیویارک کے معروف اشاعتی ادارے "لٹل براؤن اینڈ کمپنی" نے شائع کیا ہے مصنفہ کا نام جین گڈون ہے۔ جو امریکہ کی نامور مصنفہ اور صحافی ہیں اور کولمبیا یونیورسٹی (نیویارک) میں جزوقتی طور پر بین الاقوامی تعلقات عامہ کی استاد بھی ہیں اس کتاب کے صفحہ 71 پر جین گڈون نے پاکستان میں خواتین کے قرآن کے ساتھ جبری شادیوں کا ذکر کیا ہے وہ لکھتی ہیں کہ پاکستان میں خواتین کی اکثریت جس جبر و ظلم کا شکار رہی ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ انہیں اپنے حقوق کا علم ہی نہیں ہے پاکستانی عورتوں پر جہاں اور بہت سے ظلم ڈھائے جاتے ہیں وہاں ایک ظلم کنواری لڑکیوں کی قرآن سے شادی ہے جس کی شریعت اسلامیہ میں قطعی طور پر کوئی بنیاد نہیں ہے یہ قبیح رسم بڑے بڑے زمینداروں کے خاندانوں میں رائج ہے وہ اس ڈر اور لالچ سے اپنی بیٹیوں کی شادیاں قرآن سے کر دیتے ہیں کہ ان کی زمین تقسیم ہو جائے گی۔ قرآن سے شادی کی تقریب بالکل عام شادیوں کی طرح ہوتی ہے فرق صرف یہ ہوتا ہے کہ دولہا نہیں ہوتا بلکہ اس کی جگہ قرآن رکھ دیا جاتا ہے مہمانوں کو مدعو کیا جاتا ہے اور ان کی خاطر تواضع مہنگے اور لذیذ کھانوں سے کی جاتی ہے جب لڑکی قرآن سے بیاہ دی جاتی ہے تو اس کے بعد اسے کسی بالغ نامحرم سے ملاقات کی اجازت نہیں ہوتی تمام زندگی اسے تنہائی میں رہنا پڑتا ہے۔

پاکستان جیسے اسلامی ملک میں یہ قبیح رسم رائج ہے جو مسلمانوں کے لئے ایک طمانچہ ہے ہم ویسے تو بہت مسلمان بنتے ہیں لیکن جہاں بات اپنے مفاد پر آتی ہے سارے اسلامی اصول بھول جاتے ہیں اور کوئی اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے والا نہیں ہوتا اور ایک جیتی جاگتی لڑکی کو زندہ لاش بنا دیا جاتا ہے صرف مردہ زمین کے لئے کاغذی نوٹوں کے لئے۔

یہ رسم زمینداروں اور وڈیروں کے یہاں رائج ہے جو خود تو چار چار شادیاں کرتے ہیں اور اپنی بہن بیٹیوں کو اس حق سے محروم رکھتے ہیں صرف جائیداد کے لئے اگر لڑکی کی شادی ہو گی تو اسے جائیداد میں حصہ دینا پڑے گا اور قرآن جیسی مقدس کتاب کی بے حرمتی کرتے ہیں اور انہیں اللہ کا عذاب بھی یاد نہیں رہتا۔

حکومت کو چاہئے کہ اس مکروہ، قطعی غیر اسلامی، غیر انسانی اور ظالمانہ رسم کو ختم کرنے کیلئے ایسا لائحہ عمل بنائے تاکہ مظلوم لڑکیاں اس ظلم کا شکار ہونے سے بچ جائیں اور ہم نام نہاد مسلمان واقعی مسلمان ہونے کے حق دار کہلائیں۔ (آمین)

(روزنامہ کائنات کراچی 24 جنوری 2001ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی** مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ربوہ

مسل نمبر 33623 میں عبدالرشید انور خان ولد عبدالمجید خان بلوچ قوم لسکانی بلوچ پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 13-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد عبدالرشید انور خان ساکن بستی احمد پور ضلع ڈیرہ غازیخان گواہ شد نمبر 1 عبدالمجید خان بلوچ والد موصی گواہ شد نمبر 2 عبدالرزاق خان وصیت نمبر 31305۔

مسل نمبر 33624 میں حمیدہ نسرین بیوہ سیف الرحمٰن قوم قیصرانی بلوچ پیشہ پنشنر عمر 47 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 1-8-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زیورات طلائی وزنی پچیس تولہ مالیتی ڈیڑھ لاکھ روپے۔2۔ بنک ڈیپازٹ تین لاکھ پچانوے ہزار روپے۔3۔گھریلو سامان یعنی مختلف اشیاء مالیتی پندرہ ہزار روپے۔4۔ ترکہ خاوند مرحوم سے 1/16 حصہ ہے جب ملے گا اطلاع دوں گی۔اس وقت مجھے مبلغ سترہ صد روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔اور مبلغ 28000 روپے سالانہ آمد منافع بنک مل رہا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ حمیدہ نسرین ساکن شادن لنڈ P.O خاص ضلع ڈیرہ غازی خان۔گواہ شد نمبر 1 رشید احمد ولد عبدالقادر خان سیکرٹری مال شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان گواہ شد نمبر 2 عنایت اللہ ولد غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شادن لنڈ ضلع ڈیرہ غازی خان۔

مسل نمبر 33625 میں سید خواجہ شمس الدین ولد خواجہ معین الدین صاحب قوم سید پیشہ پنشنر عمر 76 سال 6 ماہ بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی خادم پورہ فضل خان کالونی قصور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 28-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زرعی زمین برقبہ گیارہ ایکڑ واقع موضع جاہمن ضلع لاہور مالیتی گیارہ لاکھ۔2۔سکنی پلاٹ برقبہ دس مرلہ واقع بستی خادم پورہ فضل خان کالونی قصور شہر مالیتی.........اس وقت مجھے مبلغ 1527 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ اور مبلغ 22000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوگا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگئی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد سید خواجہ شمس الدین فضل خان کالونی قصور گواہ شد نمبر 1 امان اللہ سیال امیر ضلع قصور گواہ شد نمبر 2 پروفیسر خواجہ جمیل الدین فضل خان کالونی قصور۔

مسل نمبر 33626 میں سمیر اللہ خان ولد حاجی حبیب اللہ خان قوم راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناظم آباد کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 27-1-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد سمیر اللہ خان ساکن 1-D-5/9A ناظم آباد نمبر 1 کراچی گواہ شد نمبر 1 وحید منظور میر ولد میر منظور احمد ناظم آباد نمبر 4 کراچی۔گواہ شد نمبر 2 ایم وحید احمد 6 - C - 4 ناظم آباد نمبر 4 کراچی۔

مسل نمبر 33627 میں ملک عبدالوحید ولد ملک عبدالرفیق قوم ملک پیشہ ملازمت عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن K-13 فیز 1 اقبال پلازہ نارتھ کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکرہ آج بتاریخ 5-6-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ 5500 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ملک عبدالوحید K-13 فیز 1 اقبال پلازہ نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 1 عبدالمنان محمود R-254/11-C-3 نارتھ کراچی گواہ شد نمبر 2 محمد محمود مودی A-1008/11-A نارتھ کراچی

مسل نمبر 33628 میں مدثر احمد ولد بشارت احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ طالب علمی عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-8-2001 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ.........سے منظور فرمائی جاوے۔العبد مدثر احمد ساکن چک پٹھان P/O عادل گڑھ ضلع گوجرانوالہ گواہ شد نمبر 1 اللہ دتہ طاہر معلم وقف جدید وصیت نمبر 29635 گواہ شد نمبر 2 محمد اظہر وصیت نمبر 32126 چک پٹھان ضلع گوجرانوالہ۔

مسل نمبر 33629 میں طاہرہ فضیلت زوجہ مصطفیٰ احمد باجوہ قوم کاہلوں پیشہ خانہ داری عمر 31 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 30/11.L ضلع ساہیوال بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2001 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔1۔زیورات طلائی وزنی تمیں تولہ مالیتی ایک لاکھ ساٹھ ہزار۔2۔حق مہر بذمہ خاوند محترم پچیس ہزار روپے۔3۔ترکہ والد محترم آٹھ ایکڑ زمین واقع چک نمبر 117 جھور مغلیاں ضلع شیخوپورہ مالیتی چار لاکھ اسی ہزار روپے جس کے وارث والدہ صاحبہ دو بھائی اور تین بہنیں ہیں میرا حصہ ایک ایکڑ زمین مالیتی ساٹھ ہزار روپے۔کل جائیداد مالیتی دو لاکھ پچپن ہزار روپے۔اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔اور مبلغ پانچ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔الامۃ طاہرہ فضیلت چک نمبر 30/11.L ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 1 نصیر احمد سندھو چک نمبر 30/11.L ضلع ساہیوال گواہ شد نمبر 2 محمد اشرف چک نمبر 30/11. L ضلع ساہیوال۔

مسل نمبر 33630 میں ایم عارف الزمان ولد میجر ریٹائرڈ ڈاکٹر اسدالزمان صاحب پیشہ Banker عمر 36 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چٹاگانگ بنگلہ دیش بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکرہ آج بتاریخ 1-1-2000 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔اس وقت مجھے مبلغ بارہ ہزار ٹکہ ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔العبد ایم عارف الزمان چٹاگانگ بنگلہ دیش گواہ شد نمبر 1 عبدالخیر ولد یونس علی چوک بازار چٹاگانگ بنگلہ دیش۔گواہ شد نمبر 2 مرشد عالم ولد ابو احمد چٹاگانگ بنگلہ دیش۔

اطلاعات واعلانات

مضمون نگاران باتوں کا خیال رکھیں

مضمون نگار اپنی مضامین بھجواتے وقت درج ذیل امور کا خاص خیال رکھیں۔

☆ مضمون صفحے کے صرف ایک طرف لکھیں۔

☆ صفحے کے دائیں طرف ڈیڑھ انچ چوڑا حاشیہ چھوڑیں

☆ لکیر دار کاغذ ہو تو ایک سطر چھوڑ کر لکھیں' سادہ کاغذ کی صورت میں دو سطروں میں واضح فاصلہ رکھیں

☆ خوش خط اور کھلا کھلا لکھیں۔ آپ کا مضمون اگر پڑھا نہ گیا تو ممکن ہے کہ اشاعت کے لئے منتخب نہ ہو سکے۔ یا اشاعت میں غلطیاں رہ جائیں'

☆ اپنے مضمون میں شخصیات کے نام سن اور اعداد و شمار وضاحت سے لکھیں۔

☆ ترجیحاً کالی روشنائی سے لکھیں' اوورائٹنگ نہ کریں یعنی لفظ کے اوپر لکھ کر درست نہ کریں بلکہ کاٹ کر نیا لفظ تحریر کریں۔

☆ انگریزی کے الفاظ آئیں تو انہیں کیپیٹل (CAPITAL) یعنی بڑے حروف میں درج کریں اور پھر سادہ ترجمہ کر دیں۔

☆ پرانے اور تاریخی واقعات یا ارشادات درج کرنے کی صورت میں اصل ماخذ کا حوالہ ضرور دیں۔

☆ حوالہ دیتے ہوئے کتاب کا نام' مصنف کا نام' تاریخ اشاعت اور پبلشر یا ادارے کا نام ضرور درج کریں نیز ایڈیشن کا نمبر بھی لکھیں (یعنی کتاب کے بارے میں جو معلومات بھی میسر ہوں)

☆ بعض اقتباسات جو طویل ہوں' بہتر ہے کہ ہاتھ سے لکھنے کی بجائے ان کی فوٹو کاپی مضمون میں پیسٹ کر دیں۔ ایسی صورت میں اقتباس کے آخر پر مکمل حوالہ ضرور تحریر فرمائیں۔

☆ اگر آپ الفضل کے مستقل قاری ہیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ چند قانونی پابندیوں کی وجہ سے الفضل میں بعض الفاظ اور اصطلاحات شائع نہیں کی جا سکتیں۔ مضمون تحریر کرتے وقت ان الفاظ سے اجتناب فرمائیں اور متبادل لفظ استعمال کریں۔

☆ آپ کسی بھی علمی موضوع پر مضمون لکھ سکتے ہیں۔ اس لئے بلا جھجک مضمون لکھنا شروع کریں' اسے قیمتی معلومات اور اقتباسات وغیرہ سے مزین کریں اور ارسال فرمادیں' صرف یہ خیال رہے کہ آپ کا مضمون جماعتی روایات اور الفضل کے مزاج کے مطابق ہو۔

☆ یوم مسیح موعود' یوم مصلح موعود' یوم خلافت یا یوم آزادی وغیرہ کے حوالے سے مضامین بھجوانے ہوں تو کم از کم ڈیڑھ ماہ پہلے ارسال فرمائیں۔

☆ یاد رکھیئے خوبصورتی اور صفائی سے لکھا ہوا مضمون جلد شائع ہوتا ہے۔

☆ مضمون پر اپنا نام مکمل پتہ اور فون نمبر لکھیں۔

☆ مضمون کی نقل اپنے پاس رکھیں کیونکہ عام طور پر مضمون واپس نہیں کیا جا سکتا۔

☆ ایک سے زائد مضامین ارسال کرنے کی صورت میں ہر مضمون مذکورہ بالا طریق کے مطابق الگ الگ تحریر فرمائیں۔

☆ ادارہ الفضل کو کافی تعداد میں مضامین موصول ہوتے ہیں اس لئے مضمون باری آنے پر یاحسب حالات شائع کیا جاتا ہے۔

☆ اپنے مضامین اور تحریرات ایڈیٹر الفضل کے نام ارسال فرمائیں۔

ولادت

✿ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم شمیم احمد نیر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 16 اگست 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت بچے کا نام "خاقان احمد نیر" عطا فرمایا ہے نومولود مکرم عبدالباقی صاحب بھٹی گرمولا ورکاں ضلع گوجرانوالہ کا پوتا اور مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) محمد صادق صاحب بھٹی حال چپ بورڈ فیکٹری ضلع جہلم کا نواسہ ہے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی والی فعال لمبی عطا کرے۔ اور سلسلہ کا خادم' اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا موجب بنائے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم کرم الدین طاہر صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں میرے والد محترم نواب الدین صاحب مہاجر مقبوضہ کشمیر ضلع پونچھ سکنہ منکوٹ سونا گلی حال دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 20 ستمبر 2001ء شام چھ بجے کافی عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد 110 سال کی عمر میں وفات پا گئے ان کا جنازہ محترم قاری محمد عاشق صاحب نے بیت نور دارالعلوم شرقی ربوہ میں مورخہ 21 ستمبر بروز جمعۃ المبارک بعد نماز فجر پڑھایا اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر دعا محترم قاری محمد عاشق صاحب نے کروائی انہوں نے بیعت 1972ء میں کی۔ اپنی یادگار میں تین بیٹیاں اور ایک بیٹا چھوڑے ہیں۔ احباب سے ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کے عطا ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

عالمی ذرائع ابلاغ سے

عالمی خبریں

بھارتی مسافر طیارہ اغواء اور پاکستانی ہوائی اڈے سیل بھارتی سرکاری ائرلائن الائنس ائر کا بوئنگ 737 مسافر طیارہ اغوا کر لیا گیا ہے جو ممبئی سے نئی دہلی جا رہا تھا۔ بھارتی ٹی وی کے مطابق طیارے میں عملے سمیت کل 54 افراد سوار ہیں۔ ہائی جیکروں کی تعداد دو ہے۔ طیارہ اندرا گاندھی ائرپورٹ پر اترا تو بھارتی کمانڈوز نے گھیرے میں لے لیا۔ طیارے میں عملے کے 8 افراد اور 46 مسافر ہیں طیارے میں 49 سو لیٹر ایندھن ہے جو مزید ڈیڑھ گھنٹہ پرواز کر سکتا ہے۔

دہشت گردوں کے کیمپ تباہ کرنا ہی پڑیں گے امریکی صدر جارج ڈبلیو بش نے طالبان سے اسامہ کے مسئلہ پر مذاکرات کو مسترد کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ وہ اسامہ کو حوالے کر دیں یا فوجی حملے کے لئے تیار ہو جائیں وائٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ طالبان کو افغانستان کے اندر مقیم القائدہ کے ارکان حوالے کرنا اور دہشت گردوں کے کیمپ تباہ کرنا ہی ہوں گے۔

امریکہ نے مشترکہ حملے کے لئے نیٹو سے مدد مانگ لی امریکہ نے افغانستان کے خلاف فوجی کارروائی کے لئے نیٹو کے رکن ممالک سے مدد فراہم کرنے کی باقاعدہ درخواست کر دی ہے جبکہ نیٹو نے فوری طور پر آرٹیکل 5 کا اطلاق کر دیا ہے جس کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے۔ اور امریکہ نے افغانستان کے خلاف اقدامات کے لئے 18 رکن ممالک کو فہرست پیش کر دی ہے۔

حملے کے خلاف اہداف کی نشاندہی امریکی انٹیلی جنس ایجنسیوں نے افغانستان میں دہشت گردوں کے 23 ٹھکانوں اور طالبان فوج کے بعض اڈوں کی اہداف کے طور پر نشاندہی کی ہے۔ واشنگٹن ٹائمز نے امریکی حکام کے حوالے سے لکھا ہے کہ کابل اور جلال آباد کے قریبی مقامات کے علاوہ پورے افغانستان میں دہشت گردوں کے 23 تربیتی کیمپ تلاش کر لئے گئے ہیں امریکی وزیر دفاع نے گزشتہ ہفتے سابق امریکی حکومت کے ایک گروپ کو بتایا کہ افغانستان میں متعدد اہم اہداف کی حملے کے لئے نشاندہی کر لی گئی ہے۔

حتمی ثبوت کے بغیر ملٹی ایکشن میں حصہ نہیں لیں گے دہشت گردی کے خلاف عالمی سطح پر کوششوں اور اقدامات کے سلسلے میں چینی وزیر خارجہ ژیانگ ژون نے عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل محمد موسیٰ سے فون پر بات چیت کی۔ وزیر خارجہ نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی کے خلاف کارروائی ٹھوس شواہد اور اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ چین دہشت گردی کے خلاف ہے لیکن ایسے کسی ایکشن میں حصہ نہیں لے گا جو حتمی ثبوت حاصل کئے بغیر کی جائے۔

اسرائیلی ٹینکوں کے حملے اسرائیلی فوج نے ٹینکوں اور ہیلی کاپٹروں کی مدد سے غزہ کی پٹی میں فلسطینی ٹھکانوں پر حملہ کیا جس سے دو بچوں سمیت 6 فلسطینی شہید اور کئی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ بی بی سی کے مطابق اسرائیل نے یہ کارروائی غزہ کی پٹی میں یہودی بستی پر مسلح فلسطینیوں کے حملے کے بعد کی ہے۔ جس میں دو یہودی مارے گئے۔

بقیہ صفحہ 4

گئی تھی۔ ہمیں اندازہ ہوا کہ آپ کو کئی ابتدائی چیزوں کی ضرورت ہو گی۔ وہ ہم لے کر آئے ہیں۔ میں نے دیکھا تو ان لفافوں میں بالکل وہی چیزیں تھیں جو مجھے درکار تھیں۔ ڈبل روٹی چینی پتی۔ بستر کمبل وغیرہ۔

میں نے سوچا لوگ میرے بارے میں آج دن بھر نجانے کیا باتیں کر رہے تھے اور میرا اللہ میری مدد کے لئے کیا سوچ رہا تھا؟ پہلے ہی دن جماعت سے تعارف ہو گیا۔ وہ نوجوان نصف گھنٹہ بیٹھے اور کہا کہ ہم کل پھر آئیں گے اور آپ کو بازار لے جائیں گے جس جس چیز کی آپ کو ضرورت ہو اس کی خریداری کر لیں۔ اگلے دن کے اختتام پر انہوں نے کہا کہ اب ہم پرسوں جمعہ کے دن آئیں گے اور آپ کو جمعہ پر لے جائیں گے۔ اس طرح 3-4 دنوں کے اندر اندر پوری جماعت سے تعارف حاصل ہو گیا۔ ان دنوں ٹریپولی میں 50 کے قریب احمدی خاندان آباد تھے۔

میرے اللہ نے میرے سب کام پہلے ہی کر رکھے تھے۔ اللہ کی رحمتوں کا اور اس کے فضلوں کا کہاں تک شکر ادا کروں۔ صرف اللہ کی حمد ہی کر سکتا ہوں۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے ہمیشہ جماعت کی خدمت کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔

ہم نے آمین کہا اور ایک دلچسپ اور ایمان افروز نشست کا اختتام ہوا۔

ہیپاٹائٹس اے اور بی سے تحفظ و علاج کے لئے بہترین دوا ہے
یرقان توڑ GHP-222/GH
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں قیمت -/25 روپے
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

یتیم بچوں کا مستقبل شاندار بنانے میں معاونت فرمائیں
(سیکرٹری کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ۔ دارالضیافت ربوہ)

ملکی خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 4 اکتوبر: گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 18 زیادہ سے زیادہ 35 درجے سنٹی گریڈ
☆ جمعہ 5-اکتوبر غروب آفتاب: 5-51
☆ ہفتہ 6-اکتوبر طلوع فجر: 4-42
☆ ہفتہ 6-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.03

امریکہ نے پاکستان کو مزید ثبوت دے دیئے

امریکہ نے پاکستان کو اسامہ بن لادن اور ان کی تنظیم القاعدہ کے نیویارک اور واشنگٹن کے واقعات میں ملوث ہونے کے بارے میں نئے ثبوت فراہم کر دیئے ہیں اور پاکستان ان کا جائزہ لے رہا ہے۔ یہ بات وزارت خارجہ کے ترجمان نے اخبار نویسوں کو بریفنگ دیتے ہوئے کہی۔ ترجمان نے کہا کہ امریکہ نے آج نئے ثبوت پیش کئے ہیں۔ ان سے پوچھا گیا کہ ان نئے ثبوتوں کے پیش نظر ان کے قابل اعتبار ہونے کے بارے میں کب تک فیصلہ کرے گا۔ ترجمان نے کہا اس سلسلہ میں وقت کا تعین نہیں کیا جاسکتا۔

اقوام متحدہ افغانستان میں اپنی فوج بھیجے اٹلی

اٹلی کی وزیر مملکت برائے خارجہ امور مارگریٹا نے صدر جنرل مشرف سے 40 منٹ تک ملاقات کی جس میں امریکہ میں حملے اور ان کے بعد پیش آنے والی صورتحال پر بات چیت ہوئی۔ ملاقات کے بعد اطالوی وزیر نے بتایا کہ صدر مشرف نے تجویز پیش کی ہے کہ حالیہ واقعات کے بعد افغانستان میں امن کے عمل کے حوالے سے اقوام متحدہ کو سوڈان کی طرح اپنی فوج بھیجے۔ مارگریٹا نے کہا کہ مشرف نے کوئی ٹھوس منصوبہ پیش نہیں کیا۔ تاہم افغانستان میں دہشت گردوں سے نبٹنے کے لئے ایک اچھا آئیڈیا دیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ مشرف چاہتے ہیں کہ نئی افغان حکومت کی تشکیل میں ظاہر شاہ کا کردار ہونا چاہئے اور اس سلسلہ میں میرا ملک امریکی سرکردگی میں اپنا کردار ادا کرے گا۔

پاکستانی رائے عامہ کی نفرت

پاکستانی رائے عامہ میں امریکہ مخالف جذبات میں اضافے اور بطور اینٹی

طاقت پاکستان کی حساس جغرافیائی صورتحال کے باعث امریکہ نے کسی بھی ناخوشگوار صورتحال سے بچنے کے لئے افغانستان کے خلاف ممکنہ حملے میں پاکستانی فوجی اڈوں اور دیگر سہولیات کے استعمال سے احتیاط برتنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکی دفاعی ادارے پینٹاگون نے متبادل فوجی انتظامات کرنے کے لئے دوڑ دھوپ شروع کردی ہے۔

پاکستان کے کیمپوں پر حملہ کر سکتے ہیں بھارت

بھارت نے کہا ہے کہ مقبوضہ کشمیر میں دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے ہمارے پاس یہ آپشن بھی ہے کہ پاکستان میں مجاہدین کے کیمپوں پر حملہ کردیا جائے۔ بھارت کے نائب وزیر داخلہ آئی ڈی سوامی نے ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل کو انٹرویو میں کہا کہ پاکستان میں (آزاد کشمیر) مجاہدین کے کیمپوں کو نشانہ بنانا ہمارے آپشنز میں شامل ہے۔

پاکستان کا تعاون ہمارے لئے بے حد اہم ہے

امریکی وائٹ ہاؤس اور محکمہ خارجہ دونوں نے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم میں تعاون پر پاکستان کی تعریف کی ہے۔ وائٹ ہاؤس کے پریس سیکرٹری نے کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کی حمایت پر بے حد خوش ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان نے کہا کہ امریکی حکومت یہ بات کئی بار کہہ چکی ہے کہ اسامہ اور افغانستان کے معاملے میں پاکستان کا تعاون ہمارے لئے بے حد اہم ہے۔ اور یہ بہت ضروری ہے کہ معاملات کو پرامن طور پر حل کرنے کی راہ تلاش کی جائے۔

عالمی برادری مسئلہ کشمیر اور فلسطین کے حل سے انحراف نہ کرے

پاکستان نے کہا ہے کہ وہ اقوام متحدہ کے چارٹر کے تحت اپنی ذمہ داریاں پوری کرتا رہے گا اور دہشت گردی کے خلاف پاکستان کی پالیسی بالکل واضح ہے نیویارک میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کے مستقل نمائندے شمشاد احمد نے کہا کہ حق اور صداقت کا راستہ کٹھن ہوتا ہے لیکن ہم اس پر ثابت قدم رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہر قسم کی دہشت گردی کے خلاف ہے اور بین الاقوامی برادری کے ساتھ اس برائی کے خاتمہ کے لئے وہ مل کر کام کرتا رہے گا۔

بلوچستان کے 4 ائرپورٹس پر جنگی جہاز اتارنے کی سہولت ہے

بلوچستان میں اس وقت 8 کے قریب چھوٹے بڑے ائرپورٹس اور ائر سٹرپس موجود ہیں جن میں سے ژوب ائرپورٹ افغان سرحد کے نزدیک ترین ہے یہاں سے کوئٹہ ژوب اور پشاور کے لئے فلائٹس آتی ہیں۔ کوئٹہ ائرپورٹ شہر کے اندر واقع ہے جو ملکی اور غیر ملکی پروازوں کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ ذرائع نے بتایا ہے کہ دالبندین ائرپورٹ ڈسٹرکٹ چاغی میں واقع ہے۔ اس وقت فوج کے پاس ہے اور اسے بین الاقوامی پروازوں کے لئے بند کردیا گیا ہے۔

بقیہ صفحہ 1

تو ہم سبحان اللہ نہیں پڑھ سکتے جس کثرت سے اللہ تعالیٰ کے آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں لیکن اپنی بساط اور ہمت اور طاقت اور توفیق کے مطابق جس طرح اللہ تعالیٰ کی رحمتوں نے ہماری فضاؤں کو معمور کردیا ہے اسی طرح اس کے شکر اور حمد میں اس کی تسبیح و تحمید کے ساتھ اپنی فضا کو معمور رکھیں۔

دوسرے جب بشارتیں نازل ہوتی ہیں اور الٰہی جماعتوں کو ترقی ملتی ہے تو ساتھ ہی ان پر تربیت کی بہت بھاری ذمہ داری بھی عائد ہو جاتی ہے آئندہ نسل۔ ہماری کم عمر نسل' اس واسطے بھی کم عمر کہ بعد میں پیدا ہوئے پر بڑھے اور پھر شعور کو پہنچے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ نے ہمیں ان کی تربیت کی توفیق دی تو انہوں نے احمدیت کی صداقت اور اہمیت کو سمجھا اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالا اور اپنے آپ کو اس بات کا اہل بنایا کہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اس کے حضور اپنی خدمات کو پیش کر سکیں اس نسل کا نچلا حصہ کم عمر نسل کہلائے گا۔ اور ایک وہ نوجوان نسل ہے جو عمر کے لحاظ سے تو بڑی ہے لیکن احمدیت کے لحاظ سے وہ بچے ہیں ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔

پس جب کثرت سے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اور لوگ باہر سے آکر الٰہی سلسلوں میں شامل ہو جاتے ہیں تو اس وقت جماعت کے بڑے بوڑھوں پر ایسی ذمہ داریاں آپڑتی ہیں کہ ایک عقلمند انسان جو اللہ تعالیٰ کی ذات و صفات کی معرفت رکھتا ہے وہ گھبرا جاتا اور سوچ میں پڑ جاتا ہے کہ وہ تو یہ ذمہ داریاں اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نباہ نہیں سکتا اس واسطے وہ کثرت سے استغفار میں لگ جاتا ہے کیونکہ یہی اللہ تعالیٰ کی استمداد اور اس کی مدد کے حصول کا ایک زبردست ذریعہ اور ہتھیار ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں دیا ہے۔ اس ذریعہ سے وہ اپنے رب کریم سے مدد چاہتا ہے تاکہ اسے ہر قسم کی نئی ذمہ داریوں کو نباہنے کی بھی توفیق عطا ہو۔ (-)

پس کثرت سے تسبیح اور تحمید اور استغفار کریں۔

(الفضل 24-اپریل 1976ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

خوشخبری
ربوہ میں پہلی مرتبہ Flash اور Web Development کی کلاسز 5 اکتوبر سے 10 اکتوبر فری
Introductory کلاسز کے لئے تشریف لائیں
Instutute of Information Tecchnology Rabwah Ph.211629

نواز سیٹلائٹ
6 فٹ سالڈ ڈش M.T.A کے لئے بہترین رزلٹ کے ساتھ جدید ترین ڈیجیٹل سسٹم کی تمام ورائٹی بہترین فیوچر ٹیکنالوجی پیش کرتے ہیں
فیصل مارکیٹ 3 ہال روڈ لاہور فون دکان 7351722
پروپرائٹر: شوکت ریاض قریشی فون گھر 5865913

AMC
AHMAD
MONEY CHANGER
Deals in: All Foreign currencies, Bank Drafts, T T, FEBC, Encashment Certificate
State Bank Licence # Fel (c)/15812-P-98
B-1 Raheem Complex, Main Gulberg II, Lahore.
Tel# 5713728. 5713421.5750480.5752796 Fax#5750480

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61